غلام مصطفیٰ قاسمی

اسلام کی علمی برکات سندھ میں

جس وقت دنیا قیصر ملک روم اور کسریٰ ملک فارس کے استعمار اور آمریت کے تحت مصیبت میں گرفتار تھی، عوام بلا کسی شفقت اور رحمت کے ان دونوں آمرانہ حکومت کے پاؤں تلے روندے جا رہے تھے ان دونوں قوتوں نے اپنی رعایا کو مختلف انواع عذاب میں مبتلا کر رکھا تھا۔ عین اس دور میں خداوند قدوس کی رحمت کو جوش آیا۔ فاران کے پہاڑوں سے اسلام کے نور کا ظہور ہوا جس نے سب سے پہلے جزیرۂ عرب کو احاطہ کر لیا اور پھر پورے عالم کو اپنی رحمت سے نوازا۔

خلیفہ ولید بن عبدالملک اموی کے دور میں ایک گھبرو جوان جناب محمد بن قاسم ثقفی نے بلاد سندھ کو فتح کر کے اسلام کے دائرۂ حکومت میں داخل کر دیا اور یہاں دوسرے عالم اسلام کی طرح عرب مسلمانوں کی حکومت قائم ہوئی اس پر ہمارے ملک کے قدیم باشندوں بودھیوں نے بھی مسلمانوں کی بڑی مدد کی کیونکہ ان پر ہندوؤں کی طرف سے بڑے مظالم ڈھائے جا رہے تھے۔

سندھ کی اس دور میں یہ حدود نہ تھیں جو آج ہیں بلکہ حدود دیبل سے کشمیر تک اور کچھ سے کابل تک سندھ کہلاتا تھا اس لئے میرے استاذ امام علامہ عبیداللہ سندھی نے امام الائمہ ابو حنیفہ رح کو سندھی ائمہ میں شمار کیا ہے کیونکہ آپ کے اجداد کابل کے تھے

سندھ کا اسلام سے تعارف اس سے بہت پہلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ہی ہو گیا تھا دسویں صدی کے عظیم محدث اور فقیہہ مخدوم محمد جعفر بوبکانی سندھی مؤلف المتانۃ فی مرمۃ الخزانۃ کی ایک تحریر کا مخدوم محمد ہاشم ٹھٹوی سندھی وفات ۱۱۷۵ھ نے اپنی مشہور تالیف بیاض ہاشمی میں ذکر کیا ہے۔

تحریر یہ ہے: رُوِیَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَ کِتَابَہٗ إِلٰی أَھْلِ السِّنْدِ

عَلٰی یَدِ خَمْسَۃ نَفَرٍ مِنْ اُصْحَابِہٖ رَضِیَ اللہُ عَنْہُمْ فَلَمَّا جَآؤُا فِی السِّنْدِ فِی قَلْعَۃٍ یُقَالُ لَھَا نِیْرُنْ اَسْلَمَ بَعْضُ اَھْلِہٖ ثُمَّ رَجَعَ مِنْ اُصْحَابِہٖ اِثْنَانِ مَعَ الْوَافِدِ عَلَیْہٖ مِنَ السِّنْدِ وَبَقِیَ ثَلٰثَۃٌ مِنْھُمْ فِی السِّنْدِ وَاَظْھَرَ اَھْلُ السِّنْدِ الْاِسْلَامَ وَبَیَّنُوْا لِاَھْلِ السِّنْدِ الْاَحْکَامَ وَمَاتُوْا فِیْہِ وَقُبُوْرُھُمْ فِیْہِ الْآنَ مَوْجُوْدَۃٌ (جَمْعُ الْجَوَامِعِ[1])

مطلب یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پانچ صحابہ رضوان اللہ علیہم کے ہاتھ اپنا ایک والا نامہ سندھ کے لوگوں کی طرف بھیجا جب یہ پانچ صحابہ سندھ کے نیرن قلعہ میں پہونچے تو وہاں کے کچھ لوگ اسلام لے آئے پھر اس وفد سے دو صحابہ سندھی میزبان کے ساتھ سندھ سے مدینہ منورہ کی طرف لوٹے اور تین سندھ میں رہ گئے اور پھر سندھی حضرات اسلام لاتے رہے اور صحابہ ان کے لیے اسلام کے احکام بیان کرتے تھے اور یہ صحابہ کرام سندھ میں ہی فوت ہو گئے ان کی قبریں آج بھی یہاں موجود ہیں (جمع الجوامع)

مخدوم محمد ہاشم ٹھٹوی نے ایک دوسری روایت جمع الجوامع سے حضرت محمد بن الحنیفہ کی روایت لائی ہے جو یہ ہے

عن محمد بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذکر انہ وفد علیہ وفدان فی یوم واحد من السند وافریقیۃ تبسمھم وطاعتھم،

مطلب یہ ہے کہ محمد بن علی بن ابی طالب رض سے یہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو وفد ایک سندھ سے دوسرا افریقہ سے ایک ہی دن میرے پاس پہونچے جنہوں نے اپنی خوشی سے اسلام قبول کیا۔

محدثین کے اصول کے مطابق یہ روایت "مرسل" ہے جس میں صحابی کا نام نہیں ہے محمد سیدنا علی رض کے صاحبزادے ہیں جس کو اپنی والدہ کی نسبت سے محمد بن حنیفہ کہا

---

[1] بیاض ہاشمی جلد ۲ ورقہ ۲، قلمی

جاتا ہے وہ سیدنا علیؓ کی ازواج میں سے تھیں ۔

مرسل روایت کو امام الائمہ امام ابوحنیفہ اور امام دارالہجرۃ مالک بن انس دونوں قبول کرتے ہیں اس سے وادیٔ سندھ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دَورِ مبارک میں ہی اسلام کا پیغام پہونچنا ثابت ہوتا ہے

نومسلم سندھیوں کو صحابہ کرام رضا نے جو تعلیم دی ہوگی وہ قرآن پاک کی تعلیم ہوگی اس لیئے کہ اس وقت قرآن مقدس کے علاوہ کوئی دوسری کتاب موجود نہیں تھی حدیث اور فقہ کی کتابیں بعد میں وجود میں آئیں

اللہ تعالےٰ نے ہمارے خطۂ پر اسلام کی برکات میں ہر سب سے پہلے عقلی حریت کا افاضہ فرمایا اور اس کی برکتوں سے یہاں کے لوگوں نے نفع اُٹھایا اور یہ خطہ باب الاسلام کہلانے لگا یہاں صحابہ کرام کے بعد تابعین آئے اور سندھ میں سکونت اختیار کی، یہاں ان کا توالد و تناسل ہوا حدیث کی حدیث حفظ و اتقان سے شروع ہوئی اور یہاں علم و حدیث میں ایسے نابغہ پیدا ہوئے جو علوم و فنون میں ائمہ اور اعیان عالم ہو گئے

امام ابوحفص ربیع سندھی بصری کو دیکھیں آپ تابعین میں سے تھے اور برگزیدہ محدث اور امام تھے اوائل اسلام میں اپنے وطن بصرہ کو چھوڑا اور سندھ میں سکونت اختیار کی، آپ پہلی شخصیت ہیں جنہوں نے اسلام میں سب سے پہلے تصنیف فرمائی (۱) صادق ۰ عابد اور مجاہد تھے، حسن بصری اور عطار ، جیسے محدثوں سے روایت فرمائی اور آپ کے شاگردوں میں سفیان ثوری ، وکیع اور ابن مہدی جیسے محدثوں کو شمار کیا جاتا ہے ، امام ربیع کی سندھ میں ہی سنہ ۱۶۰ھ میں وفات ہوئی

امام ابونجیح بن عبدالرحمن ، ابومعشر سندھی کو دیکھیں اس نے ابا امامہ سہل بن حنیف کو دیکھا اور محمد بن کعب ، نافع مولیٰ ابن عمرؓ ، معبد مقبری ، محمد بن منکدر اور ہشام بن عمرو حدیث کو سنا آپ کے صاحبزادے محمد سندھی یزید بن ہارون ، محمد بن عمرو واقدی اسحاق بن عیسیٰ ، محمد بن بکار ریان اور دوسرے کئی محدثوں نے آپ سے روایت کی ہے ابومعشر سندھی کے صاحبزادے محمد کی کنیت ابو عبدالملک تھی ، اس نے ابن أبی ذئب

---

(۱) غلام علی آزاد بلگرامی - سبحۃ المرجان ص۲

اور ابابکر ہذلی کو دیکھا اپنے والد سے کتاب المغازی کو سنا اور ان سے انکے دو بیٹوں داود اور حسین سندھی، اور ابو حاتم رازی نے روایت کی ہے ان کی وفات ۲۴۴ھ میں ہوئی[1]

اس دور کے اعلام میں سے امام کبیر خلف بن سالم سندھی ہیں - اس نے ابوبکر بن عیاش، ہشیم بن بشیر، یحییٰ بن سعید قطان، عبدالرحمن بن مہدی اور دوسرے کئی محدثوں سے حدیث کو سنا اسماعیل بن أبی الحارث، حاتم بن لیث، یعقوب بن شیبہ احمد بن خیثمہ اور جعفر طیالسی جیسے محدثوں نے آپ سے روایت کی امام احمد بن حنبلؒ سے جب امام خلف بن سالم کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا:- لا یشک فی صدقہ (آپ کی صداقت میں کوئی شک نہ کیا جائے آپ کی وفات ۲۳۱ھ میں ہوئی[2] ان کے علاوہ اور بھی کئی محدثین گذرے ہیں جن کے احوال کے ذکر میں طوالت ہوگی، ان میں سے چند اعلام کے صرف اسمار گرامی دیئے جاتے ہیں :-

امام عیسیٰ بن موسیٰ بصری نزیل سندھ، منصور بن حاتم نحوی، ابراہیم بن محمد دیبلی، احمد بن عبداللہ دیبلی، احمد بن محمد منصوری، یہ منصورہ کے قاضی تھے اور امام داود ظاہری کے مذہب میں آپ کی کئی مصنفات ہیں خلف بن محمد دیبلی، محمد بن ابراہیم دیبلی، امام ابوجعفر دیبلی امام مسعود بن شیبہ صاحب کتاب التعلیم وغیرہ

تراجم قرآن و تفاسیر تالیف اعلام سندھ

سندھ میں اسلامی ثقافت اور علوم کی جو اشاعت ہوئی اس کے لیئے تو ایک مستقل تصنیف کی ضرورت ہے - یہاں مشتی از نمونہ خروار کیطرح مختصر تجزیہ پیش کیا جاتا ہے (۱) شیخ طاہر محدث سندھی - تفسیر مجمع البحار (عربی) مؤلف یہاں کے بڑے اکابر علمار میں سے گذرے ہیں شیخ شہاب الدین سندھی

---

[1] تاریخ بغداد ص ۲۲۱ [2] تاریخ بغداد ص ۳۲۸

شیخ معروف اور شیخ عثمان سیتا پوری سندھی جیسے بزرگ علماء کے شاگرد ہیں علامہ عبدالکریم
میران سے بھی آپ کو تلمذ کا شرف حاصل ہے

شیخ عیسیٰ جند اللہ سندھی تفسیر انوار الاسرار عربی - مؤلف تصوف اور عرفان
کے صاحب تھے ان کے اسلاف نے برہانپور ہند میں سکونت اختیار کی تفسیر
عرفان کے اسرار پر مشتمل ہے اسکی ایک جلد خطی جامعہ سندھ کے کتب خانہ میں موجود ہے

شیخ مصلح الدین - حاشیہ تفسیر بیضاوی مؤلف علام علوم ادبیہ میں بحرِ بے کنار تھے
شاہ حسن ارغون کے اساتذہ میں سے تھے

شیخ طاہر محدث - خلاصۃ المدارک (عربی)

علامہ عبدالکریم کورائی سندھی حاشیہ تفسیر بیضاوی - مطبوع

علامہ عبیداللہ سندھی - تفسیر الہام الرحمن (عربی) سات پارے طبع ہوئے
ہیں شاہ ولی اللہ صاحب کے فلسفہ پر مشتمل بے نظیر تفسیر ہے

اسلام میں جب تصنیف و تالیف کا دور شروع ہوا تو برصغیر میں سب سے پہلے
تیسری صدی ہجری کے اوسط میں سندھی زبان میں قرآنِ پاک کا ترجمہ کیا گیا یہ گیارہ
سو سال پرانا ترجمہ ہے جسے مہروک بن رائق راجا کی درخواست پر منصورہ کے عرب حاکم
عبداللہ بن عمر بن عبدالعزیز کے حکم سے ایک عراقی عالم نے کیا یہ عالم سندھ میں رہ کر سندھی
زبان سیکھ چکا تھا اور سندھی زبان کا شاعر بھی تھا افسوس کہ ترجمہ انقلابات زمانہ کا
نذر ہو گیا اور اس کا کوئی اثر نہ رہ سکا

اس کے بعد دسویں صدی ہجری میں فارسی ترجمہ ہوا جو شاہ ولی اللہ صاحب کے
فارسی ترجمہ سے ڈیڑھ سو سال پہلے کا ترجمہ ہے اور سندھ کے مخدوم نوح سرور ہالائی
سندھی نے کیا ہے اس ترجمہ کی یہ خوبی ہے کہ بسم اللہ کا اکثر طور الگ الگ طور پر
ترجمہ پیش کیا گیا ہے اور مقطعات کا ترجمہ اسرار کی صورت میں دیا گیا ہے

مخدوم محمد ہاشم ٹھٹوی سندھی وفات 1175ھ تفسیر و ترجمہ ہاشمی ر
مترجم حافظ الحدیث اور فقیہہ تھے سندھی زبان کو دینی ادب کی ہزاروں صفحات

والی تصنیف سے بھر دیا ایسی کتابیں برصغیر کی کسی بھی دوسری زبان میں اس دَور میں نہ لکھی گئیں۔ آپ کا دوسرا کارنامہ تبلیغ تھا ہزاروں غیر مسلموں نے آپ کے ہاتھ پر اسلام لایا۔ اکثر میمن لوگ آپ ہی کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے تھے یہ تفسیر صرف ایک پارہ عم کی تفسیر ہے افسوس کہ زندگی نے بقا نہ کی اور تفسیر مکمل نہ ہو سکا

محدث رشد اللہ صاحب العَلَم۔ تالیف مفتاح رشد اللہ سندھی پیر صاحب بڑے محدث تھے اسلامی کتابوں کا بڑا ذخیرہ جمع کیا یہ تفسیر تین جلدوں میں مطبوع ہے۔ لیکن مکمل نہیں ہے

شیخ محمد صدیق تفسیر و ترجمہ مکمل، سندھی میں لکھا۔ مطبوع ہے۔

تفسیر ارشاد الصدیقین لھدایۃ المتقین۔ سندھی شاہ مرداں شاہ پیر پگاڑو کے حکم سے لکھا گیا۔

مولانا محمد عثمان نورنگ زادہ۔ تالیف تنویر الایمان تفسیر سندھی یہ ایک ضخیم تفسیر ہے جو کئی بار طبع ہوا

شیخ عزیز اللہ سندھی۔ مٹیاروی سندھی میں یہ پہلا ترجمہ سندھی مکمل ہے جو تیرھویں صدی کے اوائل میں ہُوا جب شاہ عبدالقادر نے اُردو میں ترجمہ کیا۔ کئی بار بہ چھپ چکا ہے

مولانا تاج محمود امروٹی۔ ترجمہ قرآن سندھی مولانا امروٹی عارف باللہ اور مجاہد عالم تھے آپ نے یہ ترجمہ سندھی با محاورہ کیا اور نہایت مقبول رہا چودھویں صدی کے اوائل کا یہ ترجمہ ہے مولانا امروٹی اسلام کے ایک بڑے مبلغ تھے۔ آپ کی تبلیغ سے سات ہزار سے زائد غیر مسلم مسلمان ہوئے ان کے ناموں کا دفتر آج بھی امروٹ میں موجود ہے

مولانا محمد مدنی سندھی۔ ترجمہ سندھی قرآن پاک یہ ترجمہ بھی مولانا امروٹی کے ترجمہ کی طرح با محاورہ سندھی ترجمہ ہے اور کئی بار چھپ چکا ہے۔ حاشیہ پر شاہ ولی اللہ صاحب کے حواشی فتح الرحمن فارسی کا ترجمہ جو اس حقیر راقم نے کیا ہے چڑھایا گیا ہے۔

تراجم کے علاوہ بھی کئی اور تراجم سندھی زبان میں موجود ہیں۔

حدیث، اصولِ حدیث اور سیرت میں تالیفات

امام ابوجعفر دیبلی ۔ تالیف مکاتیب النبی صلی اللہ علیہ وسلم، محدث ابوجعفر اس خطے کے اقدا محدثین میں سے تھے یہ کتاب تیسری صدی میں لکھی گئی اور اپنے موضوع کی سب سے پہلی کتاب ہے

قاضی محمد اکرم نصرپوری سندھی ۔ شرح الجامع الصحیح للبخاری ۔ قاضی صاحب گیارہویں صدی کے بڑے محدث تھے یہ شرح میرپورخاص کے نواحی دیہات میں موجود تھی اس کا خلاصہ مشکوٰۃ شریف خطی پر چڑھا یا گیا ہے جس کی دو جلدیں ہیں. ایک جلد جامعہ سندھ کے کتب خانے میں موجود ہے دوسری جلد مٹیاری ضلع حیدرآباد میں مولانا معروف صاحب کے پاس موجود ہے اصل کاپی شرح بخاری حال ہی میں کیڑوں کی نذر ہوگئی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیہِ رَاجِعُون

علامہ طاہر محدث موجز شرح قسطلانی ۔ مؤلف کا ذکر گذر چکا ہے

" " " " ملتقط جمع الجوامع

" " " " منتخب المواہب اللدنیہ

" " " " ریاض الصالحین

" " " " تراجم رجال صحیح بخاری

" " " " شرحِ بخاری

امام ابوالحسن کبیر سندھی وفات ١١٣٨ھ حواشی صحاح ستہ یہ حواشی علم وحدیث کا ایک نادر ذخیرہ ہے آپ نے مسند امام احمد بن حنبل پر بھی حاشیہ لکھا ہے اس کا وہ حصہ جو حیدرآباد دکن میں چھپا تھا وہ احقر راقم کے کتاب خانے میں موجود ہے

قاضی محمد اکرم نصرپوری امعان النظر شرح شرح نخبۃ الفکر اصولِ حدیث میں اس

شرح کی نظیر نہیں ہے عصر حاضر کے ایک محقق عبد الفتاح ابو غدہ نے لکھا ہے، کہ میری زندگی کے دو دن ایسے گذرے ہیں جنکو میں اپنی علمی زندگی میں بھول نہیں سکتا اور یہ دو دن پیر جھنڈہ سندھ میں گذرے اور میں نے اسی عرصہ میں امعان النظر کا مطالعہ کیا وغیرہ "۔ مولانا عبد الحئی صاحب لکھنوی نے بھی اس کتاب کی بڑی تعریف فرمائی ہے۔ میرے پاس اس کے دو خطی نسخے تھے ایک ۱۱۱۸ھ کا نسخہ جسکو حاجی فقیر اللہ صاحب علوی شکارپوری نے مدینہ منورہ سے حاصل کیا تھا اور دوسرا نسخہ ۱۱۲۴ھ کا جو کہ مخدوم محمد ہاشم ٹھٹوی کے زیر مطالعہ رہا ہے اور ایک جگہ مخدوم صاحب کا ایک نوٹ حاشیہ بھی موجود ہے ان دونوں نسخوں کو سامنے رکھ کر کتاب کو مرتب کرکے چھاپ دیا ہے وَالشُّکرُ لِلّٰہِ

شیخ ابو الحسن صغیر سندھی بہجۃ النظر شرح نخبۃ الفکر یہ شیخ ابو الحسن اپنے استاد کے استاد شیخ ابو الحسن کبیر کی وجہ سے صغیر کے لقب سے مشہور ہوگئے۔ حرم نبوی میں درس دیتے رہے اور بارہویں صدی میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔

محمد عابد سندھی (۱۳۵۲) المواہب اللطیفہ شرح مسند الامام ابوحنیفہ۔ یہ شرح کہنے کو تو مسند کی شرح ہے مگر فی الحقیقت جملہ متون حدیث کی شرح کہلانے کے مستحق ہے کیوں کہ مؤلف امام مسند کی حدیث لکھنے کے بعد اس کے موافق جتنی بھی احادیث دوسری کتابوں میں وارد ہوئی ہیں ان سب کو لاتے ہیں اور پھر شرح کرتے ہیں اس طرح یہ سب کی شرح ہوجاتی ہے۔ اس کا مصنف کے ہاتھ کا لکھا ہوا نسخہ پیر جھنڈو کے کتابخانے میں موجود ہے۔

شیخ عثمان بن عیسیٰ بوبکانی سندھی۔ شرح مؤطا امام مالک رح (عربی)

شیخ عبد العزیز کاہانی سندھی نویں صدی کے اعلام میں سے تھے۔ تالیف شرح مشکوٰۃ المصابیح

شیخ عبد الحق محدث دہلوی نے لمعات شرح مشکوٰۃ میں زیادہ تر اسی شرح سے

استفادہ کیا ہے

مخدوم محمد ہاشم بذل القوۃ فی حوادث سنی النبوہ عربی، بنی صلی اللہ علیہ وسلم کی تیئس سالہ سیرت میں نادر روزگار تالیف ہے۔ سندھ ادبی بورڈ کی طرف سے چھپ چکی ہے

مخدوم محمد ہاشم ۔ ذریعۃ الوصول الی جناب الرسول درود ماثورہ میں آج تک ایسی کتاب نہیں لکھی گئی۔ دلائل الخیرات دنیا بھر میں مقبول ہے لیکن اس میں بھی کہیں حوالہ نہیں ملے گا اس کی شرح عربی بھی قاصر رہی ہے۔ مخدوم صاحب نے کسی بھی درود کو حوالے سے نہیں چھوڑا۔ مصنف کے ہاتھ کا مخطوطہ سیاہ اور لال سیاہی سے لکھا ہوا نسخہ احقر کی تصحیح اور مختصر مقدمہ کے ساتھ آفسٹ میں مصنف کی تحریر کے ساتھ حال ہی میں چھپا ہے جو طباعت کے لحاظ سے بے نظیر ہے

ان کے علاوہ سندھی زبان میں علم حدیث اور سیرت میں کئی کتابیں سندھ کے اعلام نے تالیف کی ہیں جن میں کچھ تو بارہویں صدی ہجری کی مؤلفات میں سے ہیں اور کچھ بعد میں لکھی گئی ہیں ان کا تذکرہ طوالت کی وجہ سے چھوڑ دیا گیا ہے۔